



سوال

(477) اس قصیدہ میں شریک فیہ الفاظ ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی قابل احترام مجلس سے گزارش ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد فرمائیں کیونکہ یہ قصیدہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد پڑھا جاتا ہے اس لئے بھی میں آپ سے اس کے متعلق بطور خاص فتویٰ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں کسی نے مجھے تسلی بخش جواب نہیں دیا کہ شرعی طور پر یہ دعا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) ختم قرآن کے وقت کوئی شعر پڑھنا جائز نہیں نہ آپ کا ارسال کردہ قصیدہ نہ کوئی اور اشعار کیونکہ ایسی کوئی چیز جناب نبی ﷺ یا خلفائے راشدینؓ سے ثابت نہیں۔ بلکہ یہ تو لہجہ بَدعت ہے اور یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

”جس نے ہمارے اس کام (دین) میں ایسی چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

(۲) ختم قرآن کے بعد دعا کے متعلق اس سے پہلے ہماری طرف سے فتویٰ نمبر (۵۰۴۲) جاری ہو چکا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ: ”ختم قرآن کے موقع پر پڑھنے کے لئے جو دعا شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی طرف مَنسوب ہے ہماری معلومات کے مطابق ان کی طرف اس کی نسبت کرنا درست نہیں اور نہ ہمیں ان کی طرف سے اس کی کوئی تشریح ملی ہیو لیکن اس کی نسبت امام ابن تیمیہ کی طرف ویسے ہی مشہور ہو گئی ہے اور اگر کوئی شخص اور دعائیں مانگے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اس موقع پر پڑھنے کیلئے کسی متعین دعا کے کے تعیین کی کوئی دلیل نہیں۔“

(۳) آپ کے ارسال کردہ قصیدہ میں غیر اللہ سے فریاد بھی کی گئی ہے اور ایسے کاموں میں غیر اللہ سے مدد بھی مانگی گئی ہے جو صرف اللہ ہی کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس میں ایسے امور میں غیر اللہ کا سہارا لیا گیا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ مثلاً اس میں یہ شعر ہیں:

بَكَ اسْتَعْنَا وَبَكَ التَّوَسَّلُ يَا نَجِيًّا أَنْجَا نَحْتُ يَا مَعْظَلُ

ہم آپ سے فریاد کرتے ہیں اور آپ ہی کا وسیلہ پکڑتے ہیں۔ اے خوف زدہ کے لے پناہ گاہ اے جانے حفاظت!

یا غزوة الوتقى ويا ملاذى لى الشدايد ويا عياذى

اے مضبوط حلقے! اے میری جائے پناہ ان مصیبتوں کے مقابلے میں اے مجھے پناہ دینے والے

الْعَجْلُ الْعَجْلُ بِالْإِغَاثَةِ يَا مَنْ لَمْ كُلُّ الْعَلَى وَرَأْسَهُ

میری یاد رسی جلد کیجئے، جلد کیجئے، اے وہ ذات جس کی وراثت ہر بلندی ہے۔

اسی طرح اس میں یہ بھی کہا گیا ہے:

يَا أَخْذَ الْيَتِيمَانِي يَا غِيْثَ الْقُلُوبِ أَمَا تُرَى مَا نَخْنُ فِيهِ مِنْ كُرُوبٍ

اے احمد تجمانی! اے دلوں کی بارش! آپ دیکھ نہیں رہے ہم کن مصیبتوں میں مبتلا ہیں؟

یہ سب چیزیں شرک اکبر کی مختلف اقسام ہیں اور جو شخص شرک اکبر کا ارتکاب کرتے ہوئے مرجاتا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے علاوہ اس قصیدہ میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جو بدعت ہیں مثلاً نبی ﷺ کے مقام و مرتبے کا یا کسی دوسرے نیک یا بد انسان کا وسیلہ پکڑنا۔ لہذا تو بہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کیجئے۔ کیونکہ اس کا ارشاد ہے:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى ۝۸۲ ... ط

”بلاشبہ میں اس شخص کو بہت معاف کرنے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے، نیک کام کرے اور پھر ہدایت پر کاربند رہے۔“

اور یہ بھی فرمایا:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۝۶۸ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝۶۹ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ لِمَ عَصَى ۝۷۰ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝۷۱ ... الفرقان

”اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر حق پر۔ اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو ان افعالِ قیمہ کا مرتکب ہوگا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے ساتھ رہے گا مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور عمل نیک کیا ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور لچھے عمل کرتا ہے تو بے شک وہ (توبہ کر کے نیک کام کرنے والا) اللہ تعالیٰ کے حضور (صحیح) توبہ کرتا ہے۔“

(۳) احمد تجمانی اور اس کے طریقہ پر کاربند اس کے پیر و کار غلو کفر گمراہی اور غیر شرعی بدعتوں میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ مجلس افتاء نے ان کی بدعتوں اور گمراہیوں کے متعلق پہلے بھی بیان کیا ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے فائدہ دے گا اور اس سے آپ کو سبھ آجائے گی کہ نجات یافتہ فرقہ یعنی اہل سنت و الجماعت کا طریقہ کون سا ہے؟ جس کی صفات رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں بیان ہوئی ہیں:

(سَتَنْفِرُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فَرَقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً قِيلَ مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)

”میری امت ہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا ”اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟“ آپ نے فرمایا: جو ایسے طریقے پر ہوں جیسے طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔“



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى دار السلام

ج 1

محدث فتوى